16

حکومتِ سپین تبلیغِ اسلام کو قانون کے زور سے بند کرنے کی کوشش کر رہی ہے

تمام مسلمان حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف آواز بلند کریں اور سپین اور دیگر عیسائی حکومتوں سے احتجاج کریں

(فرمودہ 20 اپریل 1956ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے اپنی بیماری کی شکایت کی تھی۔ مگر ساتھ ہی میں نے کہا تھا کہ اس بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں کی توجہ معدہ اور انتڑیوں کے علاج کی طرف ہوئی اور اس کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کے فضل سے آثارِ صحت شروع ہو گئے۔ چنانچہ اس ہفتہ کا اکثر حصہ اچھا گزرا اور طبیعت ٹھیک رہی۔ مگر پھر گرمی کے بڑھ جانے کی وجہ سے طبیعت خراب ہوگئی اور قبض کی تو ایسی سخت شکایت پیدا ہوئی کہ باوجود قبض کشا دوا کھانے کے اِجابت نہ ہوئی۔ اِسی طرح چکروں کی بھی شکایت رہی۔ گو اس قسم کے چکر نہیں آتے جیسے پہلے آیا کرتے تھے مگر درمیان میں جو آرام اور سکون حاصل ہوا تھا وہ گرمی کے وقت جاتا رہتا ہے۔

یہ بات بھی میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میری نظر خداتعالیٰ کے فضل سے کمزور نہیں مگر زیادہ دیر تک پڑھنا میرے لیے مشکل ہوتا ہے۔ گو اس وجہ سے کہ مجھے قرآن کریم کے پڑھنے کی عادت ہے اب بھی میں ڈیڑھ پونے دو بلکہ دو سپارے بھی روزانہ پڑھ لیتا ہوں لیکن جن چیزوں کی عادت نہیں ان کا پڑھنا میرے لیے مشکل ہوتا ہے۔

جمعہ کا خطبہ پہلے میں خود دیکھا کرتا تھا مگر پھر اپنی بیماری کی وجہ سے میں نے کہہ دیا کہ محکمہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر دیا کرے۔ لیکن پچھلے جمعہ کا خطبہ میں نے منگوا کر دیکھا تو مجھے تعجب ہوا کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا ایک واقعہ لکھنے میں پوری احتیاط سے کام نہیں لیا گیا تھا۔ میں نے بیان کیا تھا کہ جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا تو ایک احمدی پٹھان کی زورزور سے رونے اور چیخیں مارنے کی آوازیں آنی شروع ہوئیں کہ یااللہ! اپنے مسیح کو سچا کر دے۔ یااللہ! آج دن ختم نہ ہو جب تک کہ آتھم مر نہ جائے مگر میں نے خطبہ دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ ایک شخص روتے اور چیخیں مارتے ہوئے یہ کہتا چلا جا رہا تھا کہ یااللہ! اپنے مسیح کو سچا کر دے۔ یااللہ! آج دن ختم نہ ہو جب تک کہ آتھم مر نہ جائے۔ گویا گلی میں سے کسی ہندو یا سکھ کی آوازیں آ رہی تھیں حالانکہ یہ ایک احمدی پٹھان کا ذکر تھا اور میں نے کہا تھا کہ جس جگہ حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے اُس کے ساتھ ایک کمرہ تھا جس میں مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ اُس میں ایک جوشیلا احمدی پٹھان رہتا تھا۔ اُس نے بعض دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ یااللہ! اپنے مسیح کو جھوٹا نہ کیجیئو۔ یااللہ! آج دن ختم نہ ہو جب تک کہ آتھم مر نہ جائے مگر اس کو غلط رنگ میں لکھ دیا گیا۔ اِسی طرح جلسہ سالانہ کی ایک تقریر کے متعلق شکایت آئی ہے کہ اُس میں ایک ایسی بات لکھ دی گئی جس کی وجہ سے غیراحمدیوں نے اعتراضات کیے

اس کے بعد میں اپنے ایک رؤیا کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حال ہی میں مَیں نے دیکھا ہے۔ گو میں نے اپنے ایک خطبہ میں کہا تھا کہ غیر مامورین کے لیے اپنی خوابوں کا بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ مگر چونکہ وہ ایک ایسا رؤیا ہے جو اپنے اندر اہمیت رکھتا ہے اور سلسلہ کی خدمت اور اس کا کام کرنے والوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا

بیان کرنا سلسلہ کے کارکنوں کے لیے ضروری ہے۔

ہمارے ایک مبلغ کرم الٰہی صاحب ظفر ہیں جو سپین میں کام کر رہے ہیں۔ اُن کے والد حال ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ اگر میں پہلے اُن کا جنازہ نہیں پڑھا چکا تو آج جمعہ کے بعد میں اُن کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ اللہ بخش اُن کا نام تھا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ کوئی شخص اِتنے قریب عرصہ میں فوت ہوا ہو اور پھر وہ اِتنی جلدی خواب میں مجھے نظر آ گیا ہو۔ بہرحال میں نے رؤیا میں دیکھا کہ وہ مجھے ملنے آئے ہیں اور انہوں نے میرے سامنے انگریزی میں ایک درخواست پیش کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کرم الٰہی ظفر کو وہاں کی گورنمنٹ نکال دے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ کرم الٰہی ظفر کو گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔ چونکہ تم لوگوں کو اسلام میں داخل کرتے ہو جو ہمارے ملک کے قانون کی خلاف ورزی ہے اس لیے تمہیں وارننگ دی جاتی ہے کہ تم اِس قسم کی قانون شکنی نہ کرو ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں۔ ہمارا ملک اسلامی ملک کہلاتا ہے لیکن یہاں عیسائی پادری دھڑلّے سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں اور کوئی انہیں عیسائیت کی تبلیغ سے نہیں روکتا۔ لیکن وہاں ایک مبلغ کو اسلام کی تبلیغ سے روکا جاتا ہے اور پھر بھی ہماری حکومت اُس کے خلاف کوئی پروٹسٹ نہیں کرتی۔ وہ کہتے ہیں میں نے پاکستان کے ایمبیسیڈر (AMBASSADOR) سے کہا کہ تمہیں تو ہسپانوی حکومت سے لڑنا چاہیے تھا اور کہنا چاہیے تھا کہ تم اسلامی مبلغ پر کیوں پابندی عائد کرتے ہو جبکہ حکومتِ پاکستان نے اپنے ملک میں عیسائی پادریوں کو تبلیغ کی اجازت دے رکھی ہے اور وہ ان پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرتی۔ اُس نے کہا یہ تو درست ہے مگر سپین کی وزارتِ خارجہ کا سیکرٹری یہ کہتا تھا کہ تم اپنے ملک میں لوگوں کو جو بھی آزادی دینا چاہتے ہو بیشک دو ہمارے ملک کی کانسٹی ٹیوشن اِس سے مختلف ہے اور ہمارے ملک کا یہی قانون ہے کہ یہاں کسی کو اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بہرحال یہ ایک افسوس کا مقام ہے کہ ہماری حکومت دوسری حکومتوں سے اِتنا ڈرتی ہے کہ وہ اسلام کی حمایت بھی نہیں کر سکتی حالانکہ اس کا فرض تھا کہ جب ایک اسلامی مبلغ کو ہسپانوی حکومت نے یہ نوٹس دیا تھا تو وہ فوراً پروٹسٹ کرتی اور اُس کے خلاف اپنی آواز

بلند کرتی۔ مگر پروٹسٹ کرنے کی بجائے ہسپانوی حکومت نے یہ نوٹس بھی ہمارے مبلغ کو پاکستانی نمائندہ کے ذریعہ ہی دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک وزیر سے کہا کہ مجھے یہ نوٹس براہِ راست کیوں نہیں دیا گیا؟ تو اُس نے کہا یہ نوٹس براہِ راست تمہیں اِس لیے نہیں دیا گیا کہ اگر ہم تمہیں نکال دیں تو پاکستانی گورنمنٹ ہم سے خفا ہو جائے گی۔ پس ہم نے چاہا کہ پاکستانی سفیر تمہیں خود یہاں سے چلے جانے کے لیے کہے تا کہ ہمارے خلاف حکومتِ پاکستان کو کوئی خفگی پیدا نہ ہو۔ بہرحال میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ان کے والد آئے ہیں اور انہوں نے میرے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے۔ اُس کا کاغذ ایسا ہے جیسے پرانے زمانہ میں عدالتوں میں استعمال ہوا کرتا تھا اور درخواست انگریزی میں لکھی ہوئی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر حکومت کرم الٰہی ظفر کو سپین سے نکال دے تو اسے دوسال تک کسی اَور جگہ رکھیں اور اِس کا کام دیکھیں۔ اگر اچھا ہو تو اسے رہنے دیں ورنہ اسے فارغ کر دیں۔ بہرحال اِتنی مدت تک دین کا کام کرنے کے بعد اسے فوراً فارغ نہ کریں۔ اِس پر میں نے اُس درخواست پر انگریزی میں یہ فقرہ لکھا کہ

I recommend to Tahrik-i-Jadid to consider it and not to reject it out of hand

یعنی میں یہ درخواست تحریک جدید کو اپنی اِس سفارش کے ساتھ بھجواتا ہوں کہ وہ اس پر غور کرے۔ یہ نہ ہو کہ وہ اسے فوری طور پر ردّ کر دے۔

یہ رؤیا چونکہ ایک مبلغ کے متعلق ہے اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ اسے بیان کر دوں اور پھر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں واقعہ بھی یہی ہے کہ پاکستانی گورنمنٹ کے نمائندے کے ذریعہ ہسپانوی گورنمنٹ کی طرف سے ہمارے مبلغ کو یہ نوٹس دیا گیا ہے کہ چونکہ تم اسلامی مبلغ ہو اور ہمارے ملک کے قانون کے ماتحت کسی کو یہ اجازت نہیں کہ وہ دوسرے کا مذہب تبدیل کرے اس لیے تم اسلام کی تبلیغ نہ کرو۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں۔ شاید کوئی محبتِ اسلام رکھنے والا سرکاری افسر میرے اِس خطبہ کو پڑھ کر اِس طرف توجہ کرے اور وہ اپنی ایمبیسی سے کہے کہ تم ہسپانوی گورنمنٹ کے پاس اس کے خلاف

پروٹسٹ کرو اور کہو کہ اگر تم نے اسلام کے مبلغوں کو اپنے ملک سے نکالا تو ہم بھی عیسائی مبلغوں کو اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ بیشک اسلام ہمیں مذہبی آزادی کا حکم دیتا ہے مگر اسلام کی ایک یہ بھی تعلیم ہے کہ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا[1] یعنی اگر تمہارے ساتھ کوئی غیر منصفانہ سلوک کرتا ہے تو تمہیں بھی حق ہے کہ تم اس کے بدلہ میں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو۔ پس اگر کوئی حکومت اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کو روکتی ہے تو مسلمان حکومتوں کا بھی حق ہے کہ وہ اُس کے مبلغوں کو اپنے ملک میں تبلیغ نہ کرنے دیں۔ اِسی طرح چاہیے کہ ہماری گورنمنٹ انگلستان کی حکومت کے پاس بھی اس کے خلاف احتجاج کرے اور کہے کہ یا تو سپین کی حکومت کو مجبور کرو کہ وہ اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت دے، نہیں تو ہم بھی اپنے ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کو بالکل روک دیں گے۔ اِسی طرح وہ امریکہ کے پاس احتجاج کرے اور کہے کہ وہ ہسپانوی گورنمنٹ کو اپنے اس فعل سے روکے ورنہ ہم بھی مجبور ہوں گے کہ عیسائی مبلغوں کو اپنے ملک سے نکال دیں۔

بہرحال یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہے کہ ایک ایسا مُلک جو پاکستان سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے ایک اسلامی مبلغ کو نوٹس دیتا ہے کہ تم ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کیوں کرتے ہو۔ ایک دفعہ پہلے بھی پانچ سات نوجوان ہمارے مبلغ کے پاس بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ سی۔آئی۔ڈی کے کچھ آدمی وہاں آ گئے اور انہوں نے کہا کہ تم حکومت کے باغی ہو کیونکہ حکومت کا مذہب رومن کیتھولک ہے اور ہم نے سنا ہے کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔ اُن نوجوانوں نے کہا ہم حکومت کے تم سے بھی زیادہ وفادار ہیں لیکن اِس امر کا مذہب کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا دراصل پادریوں نے حکومت کے پاس شکایت کی ہے کہ یہاں اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے اور گورنمنٹ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تمہاری نگرانی کریں۔ انہوں نے کہا تم ہمیں دوسرے کی باتیں سننے سے نہیں روک سکتے۔اگر ہمارا دل چاہا تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔لیکن تمہیں کوئی اختیار نہیں کہ تم دوسروں پر جبر سے کام لو۔ اُس وقت سے یہ مخالفت کا سلسلہ جاری تھا جو آخر اِس نوٹس کی شکل میں ظاہر ہوا۔ بہرحال یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہے کہ بعض عیسائی ممالک میں اب اسلام کی تبلیغ پر بھی پابندیاں عائد کی

جا رہی ہیں۔ پہلے عیسائی ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف رات اور دن جھوٹ بولتے رہتے تھے۔ ہم نے اُن افتراؤں کا جواب دینے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی شان دنیا پر ظاہر کرنے کے لیے اپنے مبلغ بھیجے تو اب ان مبلغوں کی آواز کو قانون کے زور سے دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اسلام کی تبلیغ سے انہیں جبراً روکا جاتا ہے۔ مسلمان حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی بلندی کے لیے عیسائی حکومتوں پر زور دیں کہ وہ سپین کو اِس سے روکیں ورنہ ہم بھی مجبور ہوں گے کہ ہم عیسائی مبلغوں کو اپنے ملکوں سے نکال دیں۔

دیکھو! سویز کے معاملہ میں مصر کی حکومت ڈَٹ گئی اور آخر اس نے روس کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اگر سویز کے معاملہ میں مصر ڈَٹ سکتا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی بلندی کے لیے اگر پاکستان کی حکومت ڈَٹ جائے تو کیا وہ دوسری اسلامی حکومتوں کو اپنے ساتھ نہیں ملا سکتی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت یقیناً کروڑ کروڑ سویز سے بڑھ کر ہے۔ اگر ایک سویز کے لیے امریکہ اور برطانیہ کے مقابلہ میں مصر نے غیرت دکھائی اور وہ ڈَٹ کر کھڑا ہو گیا تو کیا دوسری اسلامی حکومتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اِتنی غیرت بھی نہیں دکھا سکتیں۔ انہیں عیسائی حکومتوں سے صاف صاف کہہ دینا چاہیے کہ یا تو تم اسلامی مبشرین کو اجازت دو کہ وہ تمہارے ملکوں میں اسلام کی اشاعت کریں ورنہ تمہارا بھی کوئی حق نہیں ہو گا کہ تم ہمارے ملکوں میں عیسائیت کی تبلیغ کرو۔ اگر تم ہمارے ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کر سکتے ہو تو تمہارا کیا حق ہے کہ تم کہو کہ ہم اسلام کی باتیں نہیں سن سکتے۔ بیشک ہمارے مذہب میں رواداری کی تعلیم ہے مگر ہمارے مذہب کی ایک یہ بھی تعلیم ہے کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ بے انصافی کرے تو تم بھی اُس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو۔ یہ ایک نہایت صاف اور سیدھا طریق ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان حکومتوں کا ذہن اِدھر نہیں جاتا اور وہ اسلام کے لیے اِتنی بھی غیرت نہیں دکھاتیں جتنی کرنل ناصر نے سویز کے متعلق غیرت دکھائی۔ اگر مسلمان حکومتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے سویز جتنی غیرت بھی دکھائیں تو سارے جھگڑے ختم ہو جائیں اور اسلام کی تبلیغ کے راستے کھل جائیں۔

اور جب اسلام کی تبلیغ کے رستے کھل گئے تو یقیناً سارا یورپ اور امریکہ ایک دن مسلمان ہو جائے گا۔

مجھے یاد ہے جن دنوں میں رتن باغ میں مقیم تھا امریکہ کا قونصل جنرل مجھ سے ملا اور میں نے اُس سے کہا کہ تمہارے مبلغ ہمارے ملک میں آزادی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں اور ہم انہیں کچھ نہیں کہتے لیکن تمہاری حکومت ہمارے مبلغوں پر پابندی عائد کرتی اور انہیں اپنے ملک میں آنے سے روکتی ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ وہ کہنے لگا بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں عام طور پر جو ہندوستانی جاتے ہیں وہ ارڑ پوپو 2 ہوتے ہیں یعنی لوگوں کے ہاتھ دیکھ دیکھ کر پیسے بٹورتے پھرتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے ملک میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ عیسائیوں کے سوا اَور کسی قوم میں مبلغ نہیں ہوتے کیونکہ وہاں جو بھی آتے ہیں مانگنے کے لیے آتے ہیں۔ لیکن یہاں آ کر میں نے دیکھا ہے کہ آپ اپنے مبلغوں کو باقاعدہ خرچ دیتے ہیں اور وہ اسلام کی تبلیغ کے سوا کوئی اَور کام نہیں کرتے۔ پس میں اپنی حکومت کو لکھوں گا کہ یہ لوگ چونکہ مانگنے والوں میں سے نہیں ہیں بلکہ اپنے مبلغوں کو باقاعدہ خرچ دیتے ہیں اس لیے ان کے آنے پر کوئی پابندی عائد نہیں ہونی چاہیے۔ چنانچہ اُس نے اپنی حکومت کو لکھا اور کچھ دنوں کے بعد اُس نے ہمیں اطلاع دی کہ حکومتِ امریکہ کی طرف سے ہدایت کر دی گئی ہے کہ آئندہ احمدی مبلغوں کو نہ روکا جائے کیونکہ انہیں باقاعدہ خرچ ملتا ہے۔ یہ 1948ء کی بات ہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ امریکہ نے ہمارے کسی مبلغ پر پابندی عائد نہیں کی۔ وہ قونصل جنرل بہت ہی شریف انسان تھا اور اُس سے ملاقات بھی اتفاقی ہی ہو گئی۔ ایک دعوت کے موقع پر گورنر کے پاس امریکہ کا قونصل جنرل بیٹھا ہوا تھا۔ اُس کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی جو روسی تھی اور اس قونصل جنرل کی بیوی تھی۔ اس نے میرے نام کی چِٹ کے ساتھ مرزا کا لفظ دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگی کہ آپ مرزا کس طرح ہو گئے؟ میں نے کہا میں واقع میں مرزا ہوں۔ کہنے لگی مرزا تو روسی ہوتے ہیں۔ ہمارے کاکیشیا 3 میں بڑی کثرت سے مرزا پائے جاتے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگی میں نے جب آپ کے نام کے ساتھ مرزا کا لفظ پڑھا تو مجھے تعجب ہوا کہ پاکستان میں

یہ مرزا کہاں سے آ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے خاوند کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگی دیکھو! یہ مرزا بیٹھے ہیں۔ پھر وہ بھی آ گیا اور مجھ سے ملا اور اُس سے باتیں شروع ہو گئیں۔ اُس نے میرے توجہ دلانے پر اپنی گورنمنٹ کو لکھا کہ یہ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ جب عیسائی مبلغ ہمارے ملک میں آ سکتے ہیں تو اسلامی مبلغ آپ کے ملک میں کیوں نہیں جا سکتے۔ بہرحال اُسے اِس بات کا احساس ہوا کہ یہ حکومت کی غلطی ہے اور اُس نے کوشش کی جس پر حکومت نے ہدایت دے دی کہ آئندہ احمدی مبلغوں کو نہ روکا جائے۔ اِس طرح اُس نے اسلام کی دانستہ یا نادانستہ ایسی خدمت کی جس کی وجہ سے ہمارے دل میں اُس کی بڑی قدر ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہدایت دے اور اُس کے اِس فعل کو اسلام کی اشاعت کا موجب بنائے''۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا:

''نماز کے بعد میں چند جنازے پڑھاؤں گا۔

پہلا جنازہ تو چودھری اللہ بخش صاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کا ہے جن کے متعلق ابھی میں نے خواب سنائی ہے۔ یہ کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کے والد تھے۔

دوسرا جنازہ ڈاکٹر پیر بخش صاحب کا ہے جو ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن صاحب مانچسٹر کے والد تھے۔ یہ سرطان کے مرض سے فوت ہوئے ہیں۔ ان کا لڑکا ڈاکٹر پیزادہ گل حسن مانچسٹر میں ڈاکٹری پڑھ رہا ہے۔ پیچھے ہی اُن کے والد فوت ہو گئے۔ ان کا ایک اَور لڑکا بھی ڈاکٹری پڑھ رہا ہے۔

تیسرا جنازہ سعیدہ بیگم صاحبہ شرقپور خورد ضلع شیخوپورہ کا ہے۔ یہ چودھری عبدالکریم صاحب شرقپور خورد کی لڑکی تھیں اور گاؤں میں صرف دو ہی احمدی تھے۔ حکیم محمد صدیق صاحب ربوہ نے ان کے متعلق اطلاع بھجوائی ہے۔

چوتھا جنازہ خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ان کے ایک بیٹے نے کسی غلط فہمی کی بناء پر مجھے لکھا کہ انہیں ربوہ آنے کی اجازت دی جائے۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ میں نے اُسی وقت جواب لکھوایا کہ ان کو ربوہ میں آنے سے ہرگز کوئی روکنے والا نہیں۔ بلکہ میں تو ان کے لیے مکان کا بھی انتظام کر دوں گا۔ مگر اس کے بعد وہ انہیں

ربوہ نہیں لائے۔ اگر وہ انہیں یہاں لے آتے تو ممکن ہے ان کا علاج ہو سکتا یا ممکن ہے ان کے آخری وقت میں اگر ان کے کچھ پرانے دوست اور صحابہ وغیرہ ان سے ملتے تو یہ امر ان کے دل کے اطمینان اور تسلی کا موجب ہوتا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ انہیں ربوہ نہ لائے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے پھر توجہ دلائی تھی کہ ابھی تک وہ انہیں کیوں نہیں لائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے میرا وہ خط انہیں نہیں پہنچا اور وہ وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ الفضل کے ابتدائی اسسٹنٹ ایڈیٹر درحقیقت وہی تھے۔ ایڈیٹر میں خود ہوا کرتا تھا اور اسسٹنٹ ایڈیٹر وہ تھے۔ ان کی تعلیم زیادہ نہیں تھی صرف مڈل پاس تھے مگر بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ میری جس قدر پہلی تقریریں ہیں وہ ساری کی ساری انہی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ وہ بڑے اچھے زودنویس تھے اور ان کے لکھے ہوئے لیکچروں اور خطبات میں مجھے بہت کم اصلاح کرنی پڑتی تھی۔ پھر وہ اخبار کے ایڈیٹر ہوئے اور ایسے زبردست ایڈیٹر ثابت ہوئے کہ درحقیقت پیغامیوں سے زیادہ تر ٹکّر انہوں نے ہی لی ہے۔ "پیغام صلح" کے وہ اکثر جوابات لکھا کرتے تھے۔ اسی طرح وہ میرے ابتدائی خطبات وغیرہ بھی لکھتے رہے جو انہی کی وجہ سے محفوظ ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جماعت پر یہ ایک بہت بڑا احسان ہے اور جماعت ان کے لیے جتنی بھی دعائیں کرے اس کے وہ مستحق ہیں"۔

آخر میں حضور نے فرمایا:

"میں نے پچھلے خطبہ میں کراچی کی جماعت کے متعلق بعض باتیں بیان کی تھیں اس کے بعد اُن کی طرف سے تار آ گئی کہ کوٹھی خالی کر دی گئی ہے۔ اگر وہ پہلے ہی لکھ دیتے کہ کوٹھی کے اتنے کمرے لیے گئے ہیں اور اتنے خالی ہیں تو مجھے تردّد نہ ہوتا۔ بہرحال اب وہ بات تو ختم ہو گئی مگر ان کی تار ایسے وقت میں آئی ہے کہ رمضان کی وجہ سے میں کراچی نہیں جا سکتا کیونکہ دو دن رستہ میں لگ جاتے ہیں۔ اب میں مَری جانے کی کوشش کر رہا ہوں جہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ میرا قیام ہوگا"۔ (الفضل 15 مئی 1956ء)

1: الشوریٰ: 41

2: ارڑ پوپو: (ہڑڑ پوپو) فال دیکھنے والا، رمّال، نجومی نیز جعلی پیر، جعلی سادھو۔

(اردو لغت تاریخی اصول پر جلد 21 صفحہ 806۔ کراچی 2007ء)

3: **کاکیشیا:**(CAUCASUS/CAUCASIA) یورپ اور ایشیا کی سرحد پر واقع خطہ جو بحیرہ اسود اور بحیرہ قزوین کے درمیان واقع ہے۔ سیاسی اعتبار سے اس خطے کو شمالی اور جنوبی دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔(وکی پیڈیا ۔ آزاد دائرۃ المعارف زیر لفظ قفقاز CAUSASUS)